حکمتِ سیّد مودودیؒ

تحریکی مسلمان

جناب محمد یوسف صاحب - ادارہ معارفِ اسلامی منصورہ

سوال :- تحریکی مزاج کسے کہتے ہیں اور یہ کن ذرائع سے پیدا ہوتا ہے ؟

جواب :- ایک آدمی جو اپنی ذات کی حد تک ایک فلسفۂ زندگی اور مقصدِ زندگی رکھتا ہے اگر وہ اس کو دنیا میں پھیلانے ، دوسرے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے اور اس کے لیے سعی و جہد کرنے کا کوئی جذبہ نہ رکھتا ہو تو گویا یہ غیر تحریکی مزاج ہے ۔ یہ ایسا آدمی ہے جس نے اپنا راستہ خود اپنی ذات کے لیے تجویز کر لیا ہے اور اس پر وہ مخلصانہ طور پر کوشش بھی کرتا ہے ۔ مگر اپنی ذات کی حد تک! اِس مزاج کا حامل انسان کسی تحریک کو نہیں چلا سکتا ۔ تحریکی مزاج اس کے برعکس یہ ہے کہ میں جس چیز کو حق سمجھتا ہوں ۔ دُنیا کو بھی اس حق کو قبول کرنے کی دعوت دوں اور کوشش یہ کروں کہ اس حق کے خلاف جو چیزیں ہیں اُن کا فروغ رُکے اور حق ان کے مقاصد میں فروغ پائے ۔ جب کوئی شخص عملاً یہ کام شروع کر دے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اُس کے اندر ایک تحریکی سیرت پیدا ہو گئی ہے ۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے اندر تحریکی مزاج نہیں ہوتا وہ تحریک کا جو کام بھی کرتے ہیں بالعموم بگاڑ دیتے ہیں ۔ کیونکہ اس کام کو وہ جانتے نہیں ہیں ۔ ان کے اخلاص و عادات ، اُن کی طبیعت اس کام کے ٹھیک ٹھیک مناسب نہیں ہوتی ۔ اِس لیے وہ غلط طریقے سے کام کرتے ہیں اور بالآخر جس مقصد کے لیے وہ کام کرنے اُٹھتے ہیں اُسی کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں ۔

تحریکی مزاج کیا ہے ؟ تحریکی مزاج سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی جو حق کو قائم کرنے کی کوشش

کر رہا ہے اور باطل کے خلاف جد و جہد کر رہا ہے تو اس کی سیرت و عادات و اطوار ایسے ہونی چاہئیں جو اس مقصد کے لیے ساز گار بن سکیں۔ مثلاً ایک آدمی بد اخلاق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ کسی تحریک کا کام کرے گا تو تحریک کو نقصان پہنچائے گا۔ اس کے مقابلے میں ایک آدمی میں ایسا اخلاق ہے کہ جن لوگوں سے اس کو سابقہ پیش آتا ہے وہ اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اس کے لیے قدر و عزت پیدا ہوتی ہے وہ ایک جاذب شخصیت رکھتا ہے یہی ایک صحیح قسم کا تحریکی مزاج ہے۔ اس کے برخلاف ایک شخص ہے جو کسی کی تنقید برداشت نہیں کر سکتا، کسی کا اعتراض نہیں سہہ سکتا۔ ذرا کوئی بات مزاج کے خلاف ہوئی تو لڑ پڑا تو وہ تحریک کے لیے موزوں نہیں ہے۔ تحریکی جذبہ تو اس میں ہو سکتا ہے مگر تحریکی مزاج نہیں ہو سکتا اس کے برعکس ایک شخص زبان کا شیریں ہے، متحمل ہے؟ اس کے اندر ضبط کا مادہ ہے، بہت سی چیزیں جو مزاج کے خلاف ہیں، برداشت کر جاتا ہے۔ بہت سی چیزیں جو اسے سخت ناگوار ہوتی ہیں، ان پر تحمل سے کام لیتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس شخص میں تحریکی مزاج ہے وہ کام بگاڑنے والا نہیں ہے۔ کام کو بنانے والے اوصاف اس کے اندر موجود ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ تحریکی مزاج کیسے پیدا ہو تو میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ اس کے لیے بہت نافع اور مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہم وہی کام کرنے اٹھے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا۔ اس وجہ سے ہمارے لیے اگر کوئی بہترین نمونہ ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ نے کس طرح اس حق کو پھیلایا۔ کیا مزاج تھا، جس کی وجہ سے شدید مخالفت پر تلی ہوئی دنیا آخر مسخر ہو گئی اور آپ کے بدترین مخالفوں کو بھی بالآخر ہتھیار ڈالنے پڑے اور بعد میں انہیں اللہ کے رسول کے ساتھ عشق اور قلبی لگاؤ پیدا ہو گیا۔ دوسری چیز جو مددگار ہو سکتی ہے۔ وہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی سیرت کا مطالعہ ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ آپ کے پاس کوئی دوسرا ذریعہ انبیاء علیہم السلام کی سیرتوں سے واقف ہونے کا نہیں ہے۔ جن دوسرے مقامات پر ان کی سیرتیں موجود ہیں وہ قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔ انبیاء کے جو حالات قرآن میں بتائے گئے ہیں ان کو بڑے غور سے آپ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام جن لوگوں کو کرنا ہے، ان کے اندر کیا اوصاف ہونے

چاہئیں ۔

اصلاحِ احوال کی کوئی تنظیم اُس وقت مؤثر ہو سکتی ہے جب وہ خود بحیثیت ایک جماعت اپنے اندر یہ اوصاف پیدا کرے ۔ پھر اس کے ساتھ جو لوگ بھی ملتے جائیں گے اس کے مطابق ڈھلتے جائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے تنظیم میں یہ قوت پیدا کی ہے کہ افراد اُس کے سانچے میں ڈھلتے ہیں بشرطیکہ وہ افراد اس کے اندر شامل ہوں جو اس کے اثرات کو (RESIST) کرنے کا جذبہ نہ رکھتے ہوں بلکہ اس کے اثرات کو قبول کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں ۔ اگر (RESIST) کرنے والے افراد اس میں شامل ہوتے جائیں تو جیسے جیسے وہ داخل ہوں گے، اِس تنظیم کی بنیادوں کو کمزور کرتے چلے جائیں گے ۔

(تصریحات ص ۱۰۷ تا ۱۰۹)

خواتین کیلئے تین خوبصورت کتابیں

۱۔ شمع حرم	محمد یوسف اصلاحی	۱۲/- روپے
۲۔ عورت اور اسلام	جلال الدین عمری	۹/- "
۳۔ عورت قرآن کی نظر میں	شمیمہ محسن	۱۲/- "

البدر پبلیکیشنز ۔ ۲۳ راحت مارکیٹ، اُردو بازار لاہور ۲